سوال

(424)نکاح کے وقت حاملہ عورت کے حق مہر کا مسئلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا، کافی دیر بعد پتہ چلا کہ وہ نکاح کے وقت حاملہ تھی، اس کے حق مہر کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے، کیا خاوند کے ذمے اس کی ادائیگی ضروری ہے جبکہ اس سے کچھ بچے بھی پیدا ہوچکے ہیں؟ کتاب وسنت کے مطابق فتویٰ دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر کوئی عورت بوقت نکاح حاملہ تھی تو شرعی طور پر اس کا نکاح صحیح نہیں ہے، مطلقہ عورت کی عدت اس لیے ہوتی ہے کہ اس کے رحم کے متعلق یقین ہو جائے، اگر حمل ہے تو وضع حمل تک انتظار کیا جائے گا، قرآن پاک میں ہے:

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ١ [1]

’’اور حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے۔‘‘

ایسے حالات میں بیوی خاوند کے درمیان علیحدگی ضروری ہے۔ باقی رہا حق مہر کا مسئلہ تو اس کی حقدار بیوی ہے، خاوند کو واپس نہیں ملے گا، بشرطیکہ دونوں میں خلوت عمل میں آچکی ہو، یا وہ دونوں مباشرت کر چکے ہوں۔ لعان کرنے والے خاوند نے اپنے حق مہر کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ’’کہ تجھے کوئی مال (حق مہر) واپس نہیں ملے گا کیونکہ اگر تو سچا ہے تو نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لیے حلال سمجھا، اس کے عوض تیرا حق مہر ختم ہوا، اگر تو نے ناجائز تہمت لگائی تو بالاولیٰ تو محرومی کے قابل ہے۔‘‘ [2]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: جس نے (نکاح کے بعد) ہمبستری کی ہے حق مہر اس کے لیے ہے۔ [3]

ان احادیث کی روشنی میں ہمیں راہنمائی ملتی ہے کہ سرے سے یہ نکاح نہیں ہوا، البتہ حق مہر خاوند کو واپس نہیں ملے گا کیونکہ حق مہر کے عوض اس نے فائدہ حاصل کرلیا ہے، بچوں کی نسبت اس خاوند کی طرف ہوگی۔ (واللہ اعلم)

---

[1]٦٥/الطلاق:٤۔

[2] صحیح بخاری، الطلاق : ۵۳۵۰۔

[3] صحیح بخاری، الطلاق، باب نمبر ۱۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:361

محدث فتویٰ